Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

(پاکستان)

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ روپے
سہ ماہی ۶ ؍
ماہوار ۲½ ؍

یوم شنبہ

۲۱ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۹ ھ

جلد ۳۸/۴	۱۱ امان ۱۳۲۹ ھش	۱۱ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء	نمبر ۵۸

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ناصر آباد میں!

ناصر آباد ۹ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کل شام ناصر آباد کے مشرقی حصہ کی فصل دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ۔ مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب ۔ محترم مینجر صاحب ناصر آباد اور بعض اور دوست حضور کے ساتھ تھے ۔ حضور نے فصل کا معائنہ گھوڑیوں پر سوار ہو کر فرمایا ۔ اس معائنہ کے بعد حضور کچھ دیر باغ میں سیر فرماتے رہے

(خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل از ناصر آباد)

— حسن محمد خان عارف بی ۔ اے وقف زندگی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے ۔

ہم ان کے تحفظ سے عاری ہیں ۔ مانک ڈولے نے مسلمانوں کو نکال لیجئے

وزیر اعظم مغربی بنگال کا وزیر اعظم مشرقی بنگال کے نام مراسلہ

ڈھاکہ ۱۰ مارچ ۔ آج مشرقی بنگال کی اسمبلی میں تقریر کرتے وقت بھارت حکومت کے غیر ذمہ دار بیانوں اور رویہ کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر اعظم مسٹر نور الامین نے کہا پاکستان جنگ کا قائل نہیں لیکن اگر ہندوستان نے یہ کھیل کھیلنا ہی چاہا تو وہ ہمیں انشاء اللہ اس کے لئے کاملاً تیار پائے گا ۔

آپ نے بھارتی حکومت کو تنبیہ کی ۔ کہ وہ اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ مفسدانہ باتیں ختم کرے ۔ کیونکہ دنیا اسے نیک باتوں سے پہچانے گی ۔ آپ نے بتایا کہ مغربی بنگال اور آسام سے روزانہ ہزاروں مہاجرین مشرقی بنگال آ رہے ہیں ۔ اس وقت تک اکیلے مرشد آباد اور دیگر نواحی علاقوں سے دو ہزار سے زائد ۔ آسام کے ضلع کچھار سے ۲۳ ہزار سے زائد اور آسام کے دیگر ضلعوں سے ہزاروں مہاجرین آ چکے ہیں ۔ بلکہ ان کے علاوہ بھی ۳ ہزار کے قریب مہاجرین دیگر علاقوں سے پہنچ چکے ہیں آپ نے بتایا کہ اس وقت کلکتہ ۔ ہگلی اور دیگر علاقوں کے ۸ ہزار لوگ کھلے آسمان کے نیچے انخلا کا انتظار کر رہے ہیں ۔ سب سے بڑی عجیب بات یہ ہے کہ ۱۰ فروری کو مجھے مغربی بنگال کے وزیر اعظم نے لکھا ۔ کہ مانک ڈولے کے مسلمانوں کو نکال کر مشرقی بنگال لے آیا جائے ۔ یہ مراسلہ اس بات کا کھلا اعتراف تھا کہ مسٹر رائے کی حکومت اپنے ملک کے باشندوں کے تحفظ سے عاری ہے ۔

آج مشرقی بنگال کے وزیر بحالیات نے ڈنگ پور کے مہاجر کیمپ کا معائنہ کیا اور بحالیات کمشنر نے ایک بیان میں اس امر کی پُرزور تردید کی کہ چٹاگانگ کے علاقہ میں کوئی کسی قسم کا فساد نہیں ہوا ہے ۔ آپ کی تائید میں ان پہاڑی علاقوں کے باشندوں کے سرداروں نے بھی بھارتی پریس کی جھوٹی خبروں کی مذمت میں بیان دیئے ہیں ۔

والئی ایران کا گرانقدر عطیہ

لاہور ۱۰ مارچ ۔ لاہور سے روانہ ہونے سے پہلے ہز امپیریل میجسٹی شہنشاہ ایران نے ہز ایکسیلنسی سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب کو ہر سال تین ہزار روپے کی گرانقدر رقم فارسی کی نئی کتابوں کی اشاعت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لئے خرچ کرنے کے اختیارات بخشے ۔ شاہ معظم کی خواہش کے مطابق یہ رقم ہز ایکسیلنسی اپنی مرضی کے مطابق خرچ کریں گے ۔

ایرانی عوام کے دلوں میں پاکستان اور پاکستانیوں کیلئے بے پناہ خلوص اور محبت ہے!

عسکری صوبے کے گورنر کا اعلیٰ حضرت کو عشائیہ ۔ والئی ایران کی پشاور کو روانگی

لاہور ۱۰ مارچ ۔ آج صبح شہنشاہ مملکت ایران نے خود مشرق کے مزار پر پھول چڑھانے کے علاوہ مغل شہنشاہ حضرت اورنگ زیب عالمگیر کی شاہی مسجد اور مقبرہ شہنشاہ نور الدین جہانگیر اور مزار نور جہان پر بھی تشریف لے گئے ۔ اس کے بعد آپ نے میو سکول آف آرٹس میں دستکاری کی نمائش ملاحظہ فرمائی ۔ اور طلبہ کے آرٹس کے نمونوں میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا مزار شاعر مشرق پر اقبال کمیٹی کے صدر نے شہنشاہ ایران کا استقبال کیا ۔ علامہ اقبال کے فارسی کلام کا ایک مطلا نسخہ پیش کیا ۔ شہنشاہ معظم کے ہمراہ گورنر پنجاب ہز ایکسیلنسی سردار عبدالرب نشتر اور پاکستانی سفیر متعینہ ایران ہز ایکسیلنسی راجہ غضنفر علی خان تھے ۔ شہنشاہ معظم آج تین بجے کے قریب گورنر جنرل کے خاص طیارے میں دارالحکومت پنجاب سے پشاور روانہ ہو گئے ۔

رات شہنشاہ معظم کے اعزاز میں گورنر پنجاب ہز ایکسیلنسی سردار عبدالرب نشتر نے شہنشاہ معظم کے اعزاز میں دعوت طعام دی جس میں تقریر کرتے ہوئے ہز ایکسیلنسی نے فرمایا ۔ شہنشاہ معظم!

جب ہم ساکنان صوبہ پنجاب کو یہ خبر مسرت اثر پہنچی کہ جلالتمآب پاکستان میں اور ہمارے تاریخی شہر لاہور میں قدم رنجہ فرما رہے ہیں تو ہمارے قلوب فخر و مسرت سے لبریز ہو گئے ۔ پنجاب کو ہمیشہ "صاحب سیف و قلم" کہا گیا ہے ۔ اس لئے کہ اس صوبے کے باشندے تلوار اور قلم سے یکساں کام لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں تقسیم ہند سے پہلے بھی ہندوستانی فوج کا اکثر حصہ اسی صوبے کے جوانوں پر مشتمل ہوتا تھا کیونکہ یہ صوبہ عسکری اقوام کا وطن ہے ۔ اس کے علاوہ اس صوبے میں علمی و تعلیمی اداروں کی تعداد ملک کے دوسرے تمام صوبوں کی نسبت زیادہ ہے ۔ لہٰذا یہ امر ہرگز تعجب خیز نہیں کہ ایک سپاہی اور عالم بادشاہ کے ورود مسعود نے یہاں کے باشندوں میں ایک ہمہ گیر جوش مسرت پیدا کر دیا ہے میں اپنی طرف سے اور اس صوبے کے باشندوں کی طرف سے بارگاہ خسروانہ میں ہوسکے ان عمیمانہ جذبات محبت و عقیدت کے جن سے ہمارے قلوب لبریز ہو رہے ہیں کوئی شایان شان ہدیہ پیش نہیں کر سکتا ۔ اس کے بعد شہر لاہور کے تاریخی پس منظر کا مختصر سا خاکہ کھینچتے ہوئے ہز ایکسیلنسی نے فرمایا ۔

اس شہر کی خوش بختی ہے کہ ایران اور دوسرے مسلم ممالک سے بڑے بڑے شعراء ادباء اور حکماء اور علماء اس کی طرف کھچے چلے آئے ۔ ایران کے فلسفہ و ادب کی رفتار نے ہمارے ادب اور ہماری ثقافت پر گہرا اثر ڈالا ہے ۔ ہمارے ملک کے بادشاہوں اور بادشاہوں کی قدردانی و سرپرستی نے اس ملک کو ایرانی ادب و فن کا دوسرا وطن بنا دیا ۔ اور اگرچہ برطانوی حکومت کے قیام کے بعد فارسی اس ملک کی درباری زبان نہ رہی ۔ لیکن اس ملک کے باشندوں نے ایرانی زبان اور ادب سے اپنی دلبستگی برابر جاری رکھی جس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ سال گذشتہ ہی میں جو پینتیس ۳۵ ہزار طلبہ پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات میں شامل ہوئے ان میں سے تیرہ ہزار سے زیادہ نے فارسی کو ایک مضمون کے طور پر لے رکھا تھا

شہریار والا تبار! یہ پہلا موقعہ ہے کہ مملکت ایران کے ایک تاجدار بنفس نفیس بحیثیت محبوب و محترم مہمان کی حیثیت سے ہمارے درمیان تشریف رکھتے ہیں پاکستان کے قیام سے لیکر اب تک حکومت ایران و جمہور ایران نے ہمارے ساتھ جس محبت و مودت کا ثبوت دیا ہے ۔ اس نے ہمارے دلوں پر گہرے تاثرات پیدا کئے ہیں میری استدعا ہے کہ جناب والا ہمارے برادران ایرانی کو ہمارا پیغام محبت پہنچا دیں پاکستان میں آپ کی تشریف آوری کا واقعہ ہماری تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا ۔ اور ہمیں امید ہے ۔ کہ اعلیٰ حضرت مستقبل قریب ہی میں دوبارہ ہمارے ملک کو مشرف بہ قدوم فرمائیں گے تاکہ ہم اپنے ملک کے دوسرے حصے بھی آپ کو دکھا سکیں ۔

جواباً شہنشاہ ایران نے فی البدیہہ تقریر فرماتے ہوئے کہا ۔ اہل لاہور نے جس خلوص اور احترام کے ساتھ میری قدر افزائی کی ۔ میرا دل اس سے بے حد متاثر ہوا ہے ۔ میں اہل لاہور کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اہل ایران کے دلوں میں بھی بعینہ یہی خلوص اور محبت ۔ اہل پاکستان کے لئے موجزن رہتی ہے ۔ اور مجھے امید ہے کہ جوں جوں وقت گذرتا جائے گا خلوص و مودت کے یہ رشتے گہرے ہوتے چلے جائیں گے ۔

تقریبات کا خاتمہ

آج مورخہ ۱۰ مارچ بروز جمعۃ المبارک کو اعلیٰ حضرت شاہ ایران کے لاہور کے دو روزہ دورے کی خاص تقریبات کا خاتمہ گورنمنٹ ہاؤس میں ۵۰ مہمانوں پر مشتمل ایک پرتکلف لنچ پر ہوا لنچ میں شرکت کرنے والے اصحاب میں پنجاب مسلم لیگ کے ممتاز مہمبر اور صوبائی حکومت کے مختلف دفاتر کے اعلیٰ افسر اور اخبارات کے مدیران کے علاوہ دوسرے معزز شہری بھی شامل ہوئے ۔ مجلس میں صنف نازک کی نمائندگی کے لئے خواتین کی خاصی تعداد موجود تھی ۔

ہز ایکسیلنسی سردار عبدالرب نشتر نے میزبان کے فرائض ادا کئے ۔ اور مدعوئین کا اپنے عالی قدر مہمان اعلیٰ حضرت شاہ ایران سے فرداً فرداً تعارف کرایا ۔

پشاور ۱۰ مارچ ۔ آج عصر کے قریب شاہ ایران پشاور کے ہوائی اڈے پر پہنچ گئے خفانی ہوائی اڈہ میں وزیر اعظم پاکستان نے جو ایک گھنٹہ پہلے وہاں پہنچ چکے تھے سب سے پہلے شہنشاہ کی پیشوائی کی ۔ اس کے بعد آپ کا صوبائی گورنر صوبائی وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان اور میجر جنرل نذیر احمد سے تعارف کرایا ۔

روزنامہ الفضل لاہور
۱۱ مارچ ۱۹۵۰ء

تجدید ـــ اور ـــ تجدد

عرض ہے کہ ابونعیم صاحب صدیقی جو مودودی صاحب کے اعزازی سیکرٹری رہ چکے ہیں۔ اور اب احراریوں کے جلسوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اور احمدیت کے خلاف مزاحیہ اور طنز آمیز ادب پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے حلقہ میں بڑے عالم شاعر ادیب اور مقرر سمجھے جاتے ہیں۔ کیا ان کی شان تحقیق یہی ہے۔ کہ ایک شخص پر حکم لگانے بیٹھے ہیں۔ مگر صرف مخالفین کی تحریریں پڑھتے اور تقریریں سنتے ہیں۔ اور ان آرار کو جو ان لوگوں نے مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ظاہر کی ہیں۔ جن کے مذاق سلیم اور صلاحیت طبع کے وہ خود بھی قائل ہیں بالکل ہی نظر انداز کردیتے ہیں۔ اور بغیر کسی شہادت کے بانداز نعرہ بازی فرما دیتے ہیں۔ کہ یہ شخص تو ایسا ہے کہ اس کو اوسط درجہ کا شریف انسان بھی نہیں کہا جاسکتا۔ کیا اس کو تحقیق کہا جاسکتا ہے کیا ایسی تحقیق کا جو نتیجہ ہے اس کو صحیح سمجھا جا سکتا ہے۔ ایک انسان پر اتنا بڑا اتہام لگانا اور اس اتہام کے خلاف جو یقینی اور محکم شہادتیں ہیں ان کو پس پشت ڈالنا کس چیز کا ثبوت ہے؟ معیار تحقیق کی بلندی کا یا اس کی انتہائی پستی کا؟ شان تحقیق تو یہ تھی کہ اگر آپ ان شہادتوں کو مسترد بھی کرتے۔ تو ان کے مقابلہ میں ان سے زیادہ محکم ان سے زیادہ یقینی شہادتیں پیش کرتے۔ نہیں ہم تو یہاں تک بھی کہتے ہیں کہ ان سے زیادہ نہیں ان سے برابر ہی ہوتیں بلکہ کچھ کم ہی ہوتیں۔ تو پھر بھی کچھ بات تھی۔ لیکن آپ نے کیا کیا؟ بس یہی کہہ کر کہ ہم اپنا نتیجہ تحقیق عرض کر رہے ہیں فرما دیا ہے کہ "اب یہ خود سمجھ لیجئے کہ ہمارا تصور نبوت کتنا بلند ہوگا" یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ کوئی کسی شریف انسان کی راستہ میں پگڑی اچھال دے۔ اور پھر اس کی داد بھی طلب کرے۔ کہ دیکھا ہمارا معیار شرافت کتنا بلند ہے۔ ع

خطا نمودہ ام وچشم آفریں دارم

ہم بتاتے ہیں کہ آخر نعیم صاحب کو غصہ کس امر کا ہے؟ آپ کی زبانی سنئے۔ کس اسلامی اور دیندارانہ انداز سے فرماتے ہیں

سرسید مرحوم اور مرزا صاحب دونوں نے "تجدد" کے تقاضے پورے کئے۔ دونوں ایک ہی نتیجہ پر پہونچاتے ہیں۔ اور دونوں نظام باطل کے لئے یکساں پرزے فراہم کرنے والے ہیں۔ مگر سرسید ایک معزز انسان ضرور تھا۔ اور اس نے اپنے کام کی رفتار بڑھانے کے لئے "نبوت" کا علم بلند کرنے سے احتراز کیا۔ مگر مرزا صاحب نے تصوف کی وادی طے کرکے نبوت کے تخت پر جا قدم رکھا۔ اور تجدد کو بالکل خدا کی طرف سے گزیٹڈ بنا کے چھوڑا"

"تجدد" کے متعلق ہم ابھی عرض کریں گے لیکن نعیم صاحب کا انداز بیان ملاحظہ فرمایئے کتنا محققانہ ہے اور کتنی اسلامی شان لئے ہوئے ہے۔ پھر دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ آپ کے خیال میں نبوت کا دعوےٰ کرنا انسان کو غیر معزز بنا دیتا ہے۔ سرسید مرحوم مسیح موعود علیہ السلام سے اس لئے معزز ہے کہ اس نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔ بلکہ معیاری کا یہ نیا معیار ہے۔ جو آپ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تمام وہ لوگ جنہوں نے دین کے متعلق لکھا پڑھا یا کہا سنا ہے۔ انبیاء علیہم السلام سے زیادہ معزز ہیں۔ یہ ہے آپکی تحقیق کا نتیجہ۔

اب "تجدد" کی تشریح بھی آپ ہی کی زبان سے سن لیجئے۔ کتنی ادبی اور اسلامی زبان ہے۔

نظام کفر کی جو وبا ہندوستان پر مسلط ہوگئی تھی تجدید کا کام تو یہ تھا کہ مسلمانوں کو اس کے خلاف نفرت دلائی جاتی۔ مگر مرزا صاحب کے تجدد نے انہیں تسلی دلائی کہ یہ وبا دبا ہی نہیں بلکہ رحمت ہے۔ یہ انگریز دشمن اسلام نہیں۔ بلکہ یہ تمہارا وہی اولی الامر ہے۔ جس کی اطاعت کے لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن میں مستقل آیت بیشتر سے ارسال فرما دی ہے۔ اور جس کی وفاداری کے لئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خود تاکید کر گئے ہیں۔ لہٰذا اب نمازیں پڑھو۔ روزے رکھو۔ زکوٰۃ دو اور پھر جتنی خدمت نظام کفر کی کرسکتے ہو کرو۔ وہ "جہاد" وغیرہ کی پرانی باتیں گئیں۔ اب آرام سے جیو کفر کے خلاف جہاد کی ضرورت اب پیش نہ آئیگی ـــ یہ فریضہ میری نبوت کے طفیل تم سے ساقط ہوتا ہے جہاد ہوگا تو صرف قلم اور زبان کا ہوگا اور یہ نظام باطل کے خلاف نہیں۔ کیونکہ وہ تو ہمارے مطاع اولی الامر کا بنایا ہوا ہے ـــ بلکہ مسلمانوں کے خلاف اور غیر مذاہب کے پنڈتوں اور پادریوں کے خلاف

ـــ دین انگریز سے کوئی جہاد نہیں اس دین کے پنڈتوں اور پادریوں سے کوئی لڑائی نہیں ـــ کیونکہ یہ دین اس پارلیمنٹ کا بنایا ہوا ہے۔ جس کا "ڈنڈا" خدا کی لاٹھی کی طرح کوئی مہلت نہیں دیتا۔ اس دور میں خود مسلمان عوام یہ تنگی محسوس کر رہے تھے کہ نظام باطل میں گھستے ہیں تو ایمان خطرے میں ہے اور باہر رہتے ہیں تو پیٹ خطرے میں ہے۔ ہو تو کیا ہو؟ اس تذبذب میں سرسید کا ظہور ہوا۔ مگر اس کی کون سنتا تھا۔ کیونکہ نبی صلعم کا دین تھا۔ اور ادھر سرسید کے افکار آخر لوگ ان دونوں کو برابر کیسے مانتے۔ چنانچہ مرزا صاحب آڑے آئے۔ اور "نبی" بن کر اور لوگوں کو تسلی دی کہ ایک قدیم عربی نبی کی تعلیم اگر تمہارا دنیا پرستی کا راستہ روکتی ہے تو میں خاص اس راستہ کو کھولنے کے لئے ایک جدید ہندوستانی نبی جو حاضر ہوں۔ ایک نبی کی تعلیم کو دوسرا نبی منسوخ کرسکتا ہے چنانچہ لوگوں کو ایک سہارا مل گیا۔ اور انہوں نے اس نئے نبی کی پناہ میں جنہ نمازیں پڑھ کر اور روزے رکھ کر اور نبی جی کے خزانہ میں نذریں نیازیں جمع کرا کر ہمہ تن خدمت باطل میں مشغول رہنے کے لئے سند جواز حاصل کرلی۔

معمولی لوگوں کی زبان میں جن کا معیار تجدید آشنا بلند نہیں، جتنا مودودی صاحب کی جماعت والوں کا ہے۔ ابونعیم صاحب صدیقی کا مطلب یہ ہے کہ انگریزی حکومت میں پُرامن رہنے اور غلط جہاد بالسیف سے منع کرنے کا نام "تجدد" ہے۔ اور چونکہ سرسید نے تو نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔ اس لئے وہ تو معزز انسان ہیں لیکن مسیح موعود علیہ السلام نے ایسا دعوےٰ کیا اس لئے وہ اوسط درجہ کے بھی شریف انسان نہیں کہلا سکتے۔ اس سے پہلے مخاطب کرکے آپ یہ بھی فرما چکے ہیں۔

کتنی خوفناک جرأت ہے ـــ نبی جیسے کی "سنت اللہ" کی تو فکر آپ لوگ کرتے ہیں مگر نبی کی کوالٹی کے متعلق ایک دم سنت اللہ پر خط تنسیخ کھینچ دکھاتے ہیں۔ مجدد الف ثانی نبوت کے قائل نہ تھے، شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالقادر امامت وقت کے مستحق نہ تھے؟ اور پھر شاہ اسمٰعیل اس قابل نہ تھے؟ ـــ اور قرعہ فال پڑا تو مرزا غلام احمد صاحب کے نام پڑا"

قطع نظر اس امر کے قرآن کریم میں نبوت کے متعلق اللہ تعالےٰ کی سنت جو بیان ہوئی ہے۔ وہ یہی ہے کہ

یختص برحمتہ من یشاء

ہم عرض کرتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ تو اپنے زمانہ کے امام تھے۔ شاہ اسمٰعیل" اگرچہ امام وقت نہ تھے۔ مگر امام وقت حضرت سید احمد بریلوی کے قریب ترین دینی ساتھی تھے۔ بالاکوٹ میں آپ اکٹھے ہی شہید ہوئے تھے۔ مجدد الف ثانی رح تو انگریزی تسلط سے پہلے آئے۔ البتہ شاہ ولی اللہ رح انگریزوں کی ابتدائی کامیابیوں کے وقت موجود تھے لیکن جب سید احمد بریلوی رح نے ظہور کیا۔ تو انگریزوں کا تسلط بڑی حد تک جم چکا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ شاہ ولی اللہ کے تجدیدی کام کو بھی جامۂ عمل حضرت سید احمد بریلوی نے پہنایا۔ خود مودودی صاحب بھی آپ کے تجدیدی کام کے منکر نہیں ہیں۔ اور ابونعیم صاحب تو ان کے محض ایک ساتھی شاہ اسمٰعیل شہید رح کو ہی امامت اور نبوت کیلئے پیش کرتے ہیں سوال یہ ہے کہ جو کام ان دونوں بزرگوں نے کیا تجدید تھا یا تجدد پھر ان دونوں بزرگوں نے عملاً جہاد بالسیف بھی اور جہاد کرتے ہوئے شہادت بھی پائی۔ اب آیئے معلوم کریں ان دونوں بزرگوں کی رائے اور عمل انگریزی حکومت کے متعلق کیا تھا۔

حضرت سید احمد ایک مکتوب میں فرماتے ہیں

صرف با دراز مویاں جویان مقابلہ ایم
نہ باکلمہ گویان ونہ اسلام جویان ونہ
با سرکار انگریزی کہ او مسلمان رعایائے خود
را برائے ادائے فرائض مذہبی شان
آزادی بخشیدہ است

(سوانح احمدی مولفہ مولانا محمد جعفر تھانیسری ص ۱۱۵)

یعنی ہم صرف دراز موسکھوں سے مقابلہ کے جویاں ہیں نہ کلمہ گویوں اور اسلام جویوں سے اور نہ سرکار انگریزی سے کیونکہ اس نے اپنی مسلمان رعایا کو مذہبی فرائض کی ادائیگی میں شان آزادی بخشی ہوئی ہے۔

اب شاہ اسمٰعیل رح کی رائے بھی ملاحظہ فرمایئے۔

"اثنائے قیام کلکتہ میں جب ایک روز مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید رح وعظ

(باقی صہ ۸ پر)

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۱ر مارچ سنہ

236

جزیرہ ماریشس میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ

حضرت حافظ جمال احمدؐ صاحب مرحومؓ کی آخری رپورٹ

مندرجہ ذیل مضمون حضرت حافظ جمال احمدؐ صاحب مرحوم و مغفور کا ہے۔ اس کے بعد حضرت حافظ صاحب کی طرف سے کوئی خط یا رپورٹ نہیں ملی۔ معلوم ہوتا ہے۔ یہ آخری خط ہے۔ جو قدرے مفصل اور ماریشس کے حالات پر مشتمل ہے۔ حضرت حافظ صاحب محترم نے تحریر فرمایا ہمیں مخالفت احمدیت کے لئے رت تائیدی نشانات الٰہیہ اور اپنی بیماری کا ذکر ہے۔

(شیخ مبارک احمدؐ نائب وکیل التبشیر)

بخدمت محترم مکرم وکیل التبشیر تحریک جدید

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

آنمکرم کا ہوائی خط موصول ہؤا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ گذارش ہے۔ کہ جزیرہ ماریشس کا کل رقبہ تیس پینتیس میل کے اندر اندر ہے۔ جس میں مسلمان متفرق مقامات پر کہیں کم کہیں زیادہ ساٹھ ہزار کے قریب ہیں۔ اور ہندو تین گنا زیادہ ہیں۔ باقی عیسائی گورے اور کالے بھی اور چینی لوگ بھی مسلمانوں سے تعداد میں کم ہیں۔ ہندوؤں کے بعد اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ مسلمان تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ ہر قوم میں کئی کئی اخبار جاری ہیں۔ مگر مسلمانوں کا کوئی بھی قابل ذکر اخبار نہیں۔ دنیاوی کاروبار مکر و فریب میں ان کا قدم بہت آگے ہے، حتیٰ کہ اردگرد کے جزائر میں بھی یہ بدنام ہیں۔ مگر دین سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ان کا دین و ایمان مولویوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو ہمیشہ ان کو لوٹنے کے لئے دوڑ دھوپ کرتے رہتے ہیں۔ پہلے ماریشس میں مسلمانوں کی دنیاوی طاقت بہت مضبوط تھی۔ اور ہر قوم پر ان کا رعب تھا۔ جب احمدیت نے یہاں قدم رکھا۔ اور مولویوں کے پھندے میں پھنس کر مسلمانوں نے احمدیت کے خلاف ہر قسم کے ظلم و تشدد اور طرح طرح کے مکر و فریب سے احمدیت کو مٹانے کی کوششیں شروع کیں۔ تب سے وہ گرتے گرتے ہر ایک قوم سے پیچھے ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کے ساتھ مقدمہ بازی کے بعد تو انکو احمدیت سے بہت ہی بعد ہو گیا۔ حتیٰ کہ وہ پورے طور پر اس مصرعہ کے مصداق بن گئے۔ ؎

ان کو ہے ملنے سے نفرت بات سننا درکنار

اور احمدیوں سے مکمل بائیکاٹ کر دیا گیا۔ پھر ہر دفعہ باھمو ... آ کر اس آگ کو بھڑکا جاتے۔ اور مخالفانہ لٹریچر پھیلا جاتے ہیں۔ کیونکہ احمدیہ کے پھیلنے سے ان کو اپنی فصل کے مارے جانے کا سخت خدشہ لگا رہتا ہے۔ غرض احمدیت کے خلاف حد سے زیادہ بدظنی پھیلائی گئی۔ پھر بائیکاٹ کے ذریعے مسلمانوں کو احمدیوں سے دور رکھ کر ان بدگمانیوں کو ابدی جامہ پہنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایک عرصہ سے میں نے فرنچ زبان میں ٹریکٹوں اور اشتہاروں کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ تا لوگ خلوت میں پڑھیں۔ اور ان کو احمدیت سے کچھ انس پیدا ہو۔ اور ان کی نفرت دور ہو۔ اور ہماری باتیں سننے کی ان میں رغبت پیدا ہو۔ چنانچہ ان اشتہارات کا خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر ہؤا۔ اس پر ہم نے جلسوں اور تقریروں کا بندوبست کیا۔ اور ہمیں خوشی ہوئی۔ کہ کچھ نہ کچھ مسلمان آنے شروع ہوئے۔ اگرچہ ان کے شریر بھی ان کے ساتھ ہوتے تھے۔ ہم ان کو بھی تقریر کا موقع دیتے۔ آخر انہوں نے کہا۔ کہ اتنی مدت ہم آپ کے جلسوں میں آتے رہے۔ اب ہم بھی اپنی مسجد میں جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ بھی ہمارے جلسہ میں شریک ہوں۔ اور جس طرح آپ ہم کو وقت دیتے رہے۔ اسی طرح ہم آپ کو بھی وقت دیں گے۔ تا کوئی غلط فہمی ہو۔ تو دور ہو جائے۔ اور احمدیوں کو کھانے کی بھی دعوت دی۔ اور جزیرے کے تمام متولیوں اور سرداروں کو انہوں نے بلایا۔ اور باوجود سخت قسمیں کھا کر وعدہ کرنے کے ساری رات انہوں نے ہم کو وقت نہ دیا۔ اور ایک کے بعد دوسرا کھڑا ہوتا اور مخالفانہ لٹریچر پڑھ پڑھ کر سناتے اور طرح طرح کے الزام لگاتے رہے۔ جس کو انصاف پسند مسلمانوں نے بھی ناپسند کیا۔ آخر ہمارے ایک احمدی کی ہوشیاری سے پانچ منٹ کا وقت انہوں نے مجھے دیا۔ یہ خیال کر کے کہ شاید یہ احمدی اب احمدیت سے توبہ کر لیں گے۔ خدا تعالےٰ نے مجھے توفیق دی۔ اور میں نے آیت میثاق النبیین اور آیت استخلاف کو پیش کر کے وفات مسیح اور ختم نبوت کے مسئلہ کو اس طرح صاف کر دیا۔ کہ وہ کچھ بھی جواب نہ دے سکے۔ میرے اردگرد گھڑیاں لے کر کھڑے تھے۔ کہ میں پانچ منٹ سے کچھ زیادہ وقت نہ لے سکوں۔ آخر ان کو پانچ منٹ کا وقت دیکر سخت پشیمان ہونا پڑا۔ اور ان کے مولوی شیر خاں نے ان کو ملامت کرنا شروع کر دیا۔ کہ میں تو تم کو منع کرتا تھا کہ ایک منٹ کا بھی وقت نہ دو۔ تم نے وقت دیکر اپنی ساری محنت کو ضائع کر دیا۔ بعد میں ہمیں پتہ لگا۔ کہ ہمارے موثر اشتہارات کے اثر کو زائل کرنے کے لئے شریر مخالفین نے یہ منصوبہ کیا تھا۔ تا پھر سے بائیکاٹ کو تقویت پہنچائی جائے۔ اور نفرت کو بڑھایا جائے۔ بائیکاٹ کے متعلق میرے اشتہارات کا وہ زبانی یہ جواب دیتے۔ کہ ہم جانتے ہیں۔ کہ اسلام میں بائیکاٹ نہیں۔ لیکن ہم اگر ایسا نہ کریں۔ تو سب مسلمان قادیانی بن جائیں۔ سو ہم اپنے آدمیوں کو بچانے کے لئے بائیکاٹ پر زور دیتے ہیں۔ اسی سلسلے میں مسلمانوں کا بڑا امیر اور بڑا مولوی جو انگریزی میں بھی لیکچر دیتا ہے۔ اور بڑا چالاک ہے ــ یعنی مولوی عبد العلیم صدیقی میرٹھی فصل کاٹنے کے لئے یہاں آ پہنچا۔ اور اچھا گویا ہونے کی وجہ سے جہال پر اس کا اچھا اثر ہے۔ اس نے آتے ہی سینما ہال کے پبلک لیکچر میں احمدیوں کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا۔ اور قطع تعلق کی ترغیب دی۔ خدا کا کرنا ایسا ہؤا۔ کہ اس موقعہ پر ڈپلیکیٹر پریس بھی انگلستان سے ہمارے پاس پہنچ چکا تھا۔ مجھے جوابی اشتہارات نکالنے کا اچھا موقعہ مل گیا۔ اور کوئی مسلمان مجھے یہ الزام بھی نہیں دے سکتا تھا۔ کہ اب جبکہ ماریشس میں اتحاد کی ہوا چلی ہوئی ہے۔ اور کوشش کی جا رہی ہے کہ تمام کلمہ گو ایک ہو جائیں۔ احمدی اس میں خلل انداز ہوئے۔ بلکہ مولوی صدیقی کو ہی قصوروار ٹھہراتے۔ اور لوگ کہنے لگ گئے۔ کہ مولوی عبد العلیم نے خواہ نخواہ چھیڑ خوانی تو کر دی۔ مگر اب اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا ہے۔ اور میں نے بھی رات دن محنت کی۔ تا کہ مولوی صدیقی کی موجودگی میں ہی مختلف پہلوؤں سے تبلیغ کو مکمل کر دوں۔ تا بعد میں مسلمان یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ ہمارے مولانا کی موجودگی میں تو تم نے دم نہیں مارا۔ اب اس کے چلے جانے کے بعد ہم تمہاری کسی بات پر کیونکر اعتبار کر سکتے ہیں۔ اور میرا یہ طریق خدا کے فضل سے بہت مؤثر ثابت ہؤا۔ خصوصاً اس وجہ سے بھی کہ مولوی رشید نواب صاحب جو اچھے عالم ہیں۔ اور مکرم صوفی غلام محمدؐ صاحب مرحوم کے مد مقابل بھی رہے ہیں۔ اور مقدمات میں وہ پیش ہوتے تھے۔ اور وہ اہلحدیث خیال کے ہیں۔ اور انہی کے ہمخیال اور بھی کئی نئے مولوی یہاں موجود تھے۔ مگر اس کے مقابلہ میں کسی کو بھی کچھ کہنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ مولوی صدیقی سخت مقلد اور مشرکانہ خیالات کا حامی ہے۔ اور میمن لوگ بھی جن کا وہ مہمان تھا۔ پیر پرست اور مشرکانہ خیالات رکھتے ہیں۔ لیکن میں نے ہر مسئلہ کے متعلق اشتہارات شائع کئے۔ جن کا پبلک پر بہت اچھا اثر ہؤا۔ ایک موقعہ پر تو مسلمان مولوی رشید نواب کے پاس گئے۔ کہ مولوی عبد العلیم صاحب تو قادیانیوں کا کوئی جواب نہیں دیتے۔ آپ ہی کوئی جواب شائع کریں۔ تا مسلمان قادیانیوں کی طرف جھکنے سے بچ جائیں۔ لیکن اس نے کہا۔ مولوی عبد العلیم نے ہی ناحق قادیانیوں سے چھیڑ خوانی کی ہے۔ اسی کو کہو۔ کہ جواب دے۔ مجھے اس میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ غرض میں نے مولوی صدیقی کی کتاب "مرزائی حقیقت کا اظہار" کا جواب بھی نمبروار اشتہارات ہی دیا۔ تا بعد میں مسلمان یہ نہ کہیں۔ کہ مولوی صدیقی نے تو پہلے ہی احمدیوں کے رد میں کتاب لکھ چھوڑی ہے۔ اسی لئے اس نے اشتہاروں کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔ اب مسلمانوں کے خیالات میں بہت کچھ تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔ اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ احمدیوں کے متعلق جو یہ مشہور کیا گیا ہے۔ کہ وہ اسلام کے دشمن اور دھوکے باز ہیں۔ اور ان میں کوئی سچائی نہیں پائی جاتی۔ یہ بات صحیح نہیں۔ لیکن یہاں مسلمان جا بجا جماعتیں بن کر رہتے ہیں۔ اور عموماً ان کے متولی اور سردار شریر اور جاہل ہیں۔ جماعتی رعب ان پر زیادہ ہے۔ احمدیت کے متعلق دل صاف ہوتے ہوئے بھی جماعت کے خوف سے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا ان کے لئے سخت دشوار ہے۔ شریر سردار نہیں چاہتے۔ کہ انکی رعیت کا کوئی آدمی ان کے قبضے سے نکل جائے۔ اس لئے متشددانہ طریق اختیار کر کے احمدی بننے کا ارادہ رکھنے والے پر زندگی تنگ کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں پر سورتی اور میمن باوجود کم تعداد ہونے کے مالدار ہونے کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں پر ان کا ایک رعب ہے۔ اور وہ ہمیشہ دوسرے مسلمانوں پر سرداری کرتے آئے ہیں۔ اور جس طرح گورے کالے کا فرق ہے۔ اسی طرح دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں۔ چاہے کسی دوسرے اچھے سے اچھے تعلیمیافتہ مسلمان کو بھی وہ لڑکی نہیں دیتے۔ اس لئے وہ لوگ بھی احمدیت کی راہ میں سخت روک ہیں۔ اور وہ نہیں چاہتے۔ کہ ان کی رعیت کا کوئی آدمی احمدی بن کر ان کے قبضہ سے باہر ہو جائے۔ لیکن اب مسلمان اپنی اس ذلت کو بھی محسوس کرنے لگے ہیں۔ اور ان کے قبضہ سے نکلنا چاہتے ہیں۔ مگر ابھی تک ان کو اپنے اندر کوئی ایسا لائق لیڈر نظر نہیں آیا۔ ڈاکٹر جمائی ایک دیندار مسلمان تھا۔ اور مسلمانوں کی دینی دنیوی ترقی کی اسکو فکر لگی رہتی تھی۔ اور اس نے ایک کالج کی بھی بنیاد رکھی۔ تا مسلمان لڑکے جو کم عمری میں تھوڑا دین سیکھتے ہیں۔ اور پھر کالج میں جا کر وہ اپنا تھوڑا دینی متاع بھی ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ اس کالج میں اسکی حفاظت ہو سکے۔ سورتی میمنوں نے بڑی کوشش کی کہ اپنا پیسہ ڈال کر اس کالج کو بھی اپنے قبضہ میں کر لیں۔ مگر جمائی نے یہ اس بات کو منظور نہ کیا۔ مگر تھوڑے دن ہوئے۔ وہ بیچارا ۴۵ برس کی عمر میں وفات پا گیا۔ چار ملین روپیہ چھوڑ گیا ہے۔ معلوم نہیں اب کالج کا کیا حشر ہوتا ہے۔ مجھ سے محبت سے ملتا تھا۔ مگر وہ فرقہ بندی کو پسند نہ کرتا تھا۔ احمدی تراجم قرآن کو بھی پسند کرتا تھا۔ مگر اس نے اپنی تقریر میں جس میں میں بھی مدعو تھا۔ اس نے صاف کہا۔ کہ یہ تراجم اچھے ہیں۔ مگر اس خیال سے کہ عام مسلمان پسند نہیں کریں گے۔ میں نے ان کو کورس میں نہیں رکھا وغیرہ۔

اتحاد بین المسلمین کی کمیٹی میں مجھے بھی لیا گیا۔ لیکن بعض بڑے بڑے سورتی میمن سیٹھ جن میں پورٹ لوئیس شہر کا میئر اور سیٹھ ابوبکر صاحب جو صوفی صاحب کے وقت میں شدید مخالف تھے۔ اگرچہ اب میرا ان کے ہاں آنا جانا ہے۔ اور بڑی عزت اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ اور مصلحت وقت کے بندے ہیں۔ اور سیٹھ داؤد عبدالرحمٰن جو پورٹ لوئس جامع مسجد کے متولّی ہیں۔ انہوں نے اس اتحادی کمیٹی میں شریک ہونے سے اس لئے انکار کر دیا۔ کہ کمیٹی میں قادیانی مبلغ کو کیوں رکھا گیا ہے۔ اور میں نے تو منتظمین سے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ کہ اس نازک وقت میں مسلمان کے اتحاد سے ہمیں بڑی خوشی ہے۔ لیکن اگر ہماری وجہ سے آپ کے اس اہم کام میں کوئی روک پیدا ہو۔ تو ہمیں علیحدہ ہو جانے میں کوئی بھی رنج نہیں ہوگا۔ لیکن ان کا اصل منشاء بباعث ہندو نوازی اس کمیٹی کو ہی توڑ دینا تھا۔ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے۔ کہ اس نئی ہوا میں سیٹھ داؤد کا تسلط مارشیس کے تمام مسلمانوں پر قائم نہیں رہ سکتا۔ اور تمام اقتدار دوسروں کے ہاتھ میں جانیوالا ہے۔ نیز یہ کہ ہندو لیڈر بھی ان کو شبہ کی نظروں سے دیکھ کر انڈیا میں کہیں ان کے خاندانوں اور رشتہ داروں کو مشکلات میں ڈال دینے کا باعث نہ بن جائیں۔

پورٹ لوئیس کا میئر عبدالرزاق بہت شریر اور سلسلہ کا مخالف ہے۔ اور خدا نے اس کو انتہائی ذلت بھی ایسی پہنچائی۔ کہ وہ مارشس میں رہنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا۔ مگر معلوم نہیں پھر کیسے بےشرم بن کر یہاں رہتا ہے۔ ایک ملاقات میں اس نے مجھے کہا تھا۔ کہ اپنے بچوں کو کراچی چھوڑ آیا ہوں۔ اور خود بھی اس کا چلے جانے کا ارادہ ہے۔

غرضیکہ خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد اس دفعہ مولوی صدیقی کی آمد نے لوگوں کے دلوں میں احمدیت کا ایک رعب اور عزت پیدا کر دی ہے۔ اس لئے اب میں نے ایک ہفتہ وار اردو اخبار "البدر" جاری کر رکھا ہے۔ تا یہاں کے مسلمانوں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ سلسلہ احمدیہ اسلام کا دشمن نہیں۔ بلکہ جو اسلامی خدمات یہ سلسلہ بجا لا رہا ہے۔ دوسرے مسلمانوں کو باوجود کثرت کے اسکی توفیق نہیں۔ کیونکہ تمام مولوی یہاں کے لوگوں کو یہی بتاتے ہیں۔ کہ یہ قادیانی تھوڑے سے لوگ ہیں۔ اور صرف مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ "البدر" کے چند نمبر بحری ڈاک سے بھیج دوں گا۔

اب ایک بات تو یہ ہے۔ کہ اتنی شدید دشمنی اور مخالفت کے بعد احمدیت کی طرف جھکنے میں مسلمان سخت شرم محسوس کرتے ہیں۔ دوسرے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ جب کوئی لین دین۔ بول۔ چال آمد و رفت شروع کر دیتا ہے۔ تو شریر سردار اور غیر سردار یہ مشہور کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ قادیانی بننا چاہتا ہے۔ اس لئے اس کو اپنی جماعت کی طرف سے بدسلوکی کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ابھی اخبار بھی میں مفت دیتا ہوں۔ کلونیل سیکرٹری کی طرف سے جواب ملا ہے۔ کہ آپ کے اخبار کا معاملہ زیر غور ہے۔ منظوری کے بعد فروخت کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ یہاں کے لوگوں کے لئے جو حیلہ بھی سمجھ میں آتا ہے۔ کرتا ہوں۔ تا ان میں کسی طرح احمدیت کی روح پڑ جائے۔ مگر بظاہر سورتی میمن متکبروں پر ہدایت پانے کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔ ہاں دوسرے ہزاروں مسلمان اگر ان کے قبضہ سے نکل جائیں۔ تو ممکن ہے ان میں خدا ہدایت پانے کی کوئی صورت پیدا کر دے۔ اصل میں بعض سورتی میمنوں کی کوشش سے ہی اس دفعہ مولوی عبدالعلیم یہاں آیا تھا۔ تا اس کے ذریعہ سے عام مسلمانوں کو ان کی غلامی میں پڑے رہنے میں مدد ملے۔ لیکن ابھی بھی میمنوں کے مقابلہ میں ایک مالدار سورتی ہی لیڈری کے لئے کھڑا ہے۔ یعنی مسٹر محمد گھنٹی اور میری اس سے ملاقات ہے۔ اور وہ احمدیوں کی بہت تعریف کرتے ہیں۔

ہماری جماعت میں مسٹر احمد حسین سکیہ نے بھی فریج میں ایک ہفتہ وار اخبار جاری کیا ہوا ہے۔ اور دوسرے مسلمانوں کی طرف سے ایک اردو اخبار کو اسلامی انقلاب ایک نیم احمدی مسٹر عبدالرحمٰن نو دیر کی طرف سے پورٹ لوئیس سے اور ایک روز ہل سے مولوی حافظ احمدؐ بینڈور کی طرف سے نکلتا ہے۔ الہلال۔ یہ مولوی صاحب اور ان کے ساتھ ایک اور مولوی ٹپیل صاحب مجھے حقیر سمجھا کرتے تھے۔ لیکن مولوی صدیقی کے آنے پر ان پر بھی بہت کچھ احمدیت کی حقیقت کھل گئی ہے۔ اور اب تو دعا سلام مصافحہ کرتے اور باقاعدہ اپنا اخبار الہلال میرے پاس بھیجتے ہیں۔ اور "اسلامی انقلاب" بھی میرے پاس آتا ہے۔ وہ مولوی عبدالعلیم صدیقی اور سیٹھ داؤد وغیرہ کے مخالف تھا۔ مگر مولوی صدیقی نے اور سیٹھ داؤد نے اسکو لالچ دیکر اپنے ساتھ ملایا ہے۔ مگر اسکو ان کی طرف سے اب ہدایت ہے۔ کہ احمدیوں کے ساتھ اخبار میں وہ کوئی چھیڑ خانی نہ کریں۔

درخواست دعاء

میری اہلیہ بنت قاضی عبدالرحمٰن صاحب P. A ناظر اعلیٰ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ اور میرا بھائی عزیز مفضل الرحمٰن بھی عرصہ دراز سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ رشید احمد قریشی

ایسا ہی محمد گھنٹی کی طرف سے بھی الہلال کو یہ تاکید ہے کہ وہ اخبار میں احمدیوں کے خلاف کبھی کچھ نہ لکھے۔ ویسے تو اب احمدیت کے متعلق بہت زبانیں تعریف کرتی ہیں۔ مگر معلوم نہیں خدا ان کو سلسلہ میں داخل ہونے کی کب توفیق دے گا۔

میری صحت بھی اب ٹھیک نہیں مختلف عوارض لاحق رہتے ہیں۔ درد گردہ کے شدید دوروں سے تو خدا نے کچھ عرصہ سے نجات بخشی ہے۔ وجع مفاصل نقرس دوران سر سے ابھی تھوڑے دن ہوئے آرام ہوا ہے۔ خون کا دباؤ پہلے ۲۵ درجہ تھا۔ جس سے فالج گرنے کا بھی خطرہ تھا۔ اب ایک یہودی ڈاکٹر کو بلایا تو خون کا دباؤ ۱۹ درجہ تھا۔ اب ہمارے چند ٹیکے بھی دیئے۔ دل کی حرکت بھی اصل مقدار سے کبھی کم ہو جاتی ہے۔ اور نبض کبھی چار کبھی پندرہ ضرب کے بعد ذرا ٹھہر جاتی ہے۔ اور کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے دل دب گیا ہے۔ بعض دوستوں کا خیال ہے کہ میں رات دن لکھنے پڑھنے چھاپنے میں لگا رہتا ہوں۔ اس واسطے وجع مفاصل وغیرہ تکالیف لاحق ہو گئی ہیں۔ اور میں بھی دیکھتا ہوں۔ کہ جب کام سے اٹھتا ہوں تو ٹانگیں سیدھی کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تھوڑی دیر ٹہلنے اور آہستہ آہستہ قدم اٹھانے کے بعد درد اور تکلیف کا زیادہ حصہ دور ہوتا ہے۔ اللہ اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر شر سے بچائے آمین اور مورشیس کے لوگوں کی بھی خدا کوئی بہتر صورت نکالے۔

چندہ حفاظت مرکز سو فی صدی پورا کرنیوالے احباب کی فہرست

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فی صدی ادا کر دیئے ہیں۔ ان کے نام حضور کی خدمت میں بغرض دعا پیش کئے ہیں فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کو جزائے خیر دے۔ اور اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ اور دیگر احباب کو بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے آمین

نمبر شمار	وعدہ پورے کرنے والوں کے نام	رقم ادا کردہ
۶۳	سید نعمت علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ سابق ہوشیارپور حال بھیرہ	۱۲۰ روپے
۶۴	اہلیہ محترمہ مرحومہ محمد یوسف صاحب بریلوی (رقم پہلے ان کے خاوند کے نام پر شائع ہو چکی ہے وہ دونوں طرف سے تھی۔)	
۶۵	علاؤالدین صاحب محلہ دارالرحمت حال گھگھیانہ	۴۹ ،،
۶۶	محترمہ زینب النساء صاحبہ بھیرہ	۱۰ ،،
۶۷	محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ بھیرہ	۱ ،،
۶۸	محترمہ بی بی صاحبہ بھیرہ	۲ ،،
۶۹	شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر مرحوم ملتان	۵۰۰ ،،
۷۰	میاں شمس الاسلام صاحب ملتان	۵۶ ،،
۷۱	چوہدری محمد حیات صاحب ملتان	۱۱۴ ،،
۷۲	میاں اللہ دتا صاحب ملازم نہر ملتان	۵۰ ،،
۷۳	شیخ جمیل احمد صاحب رشید پسر شیخ مسعود احمد صاحب رشید سپرنٹنڈنگ انجینئر لاہور	۵ ،،
۷۴	سردار بشیر احمد صاحب انجینئرنگ سکول گجرات	۲۰۰ ،،
۷۵	میاں اللہ رکھا صاحب مرید کے منڈی	۲۵ ،،
۷۶	محترمہ مظہر خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا عبدالسمیع صاحب مرید کے منڈی	۲۰ ،،
۷۷	مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح سرگودھا	۹۲ ،،
۷۸	منصور علی صاحب احمدیہ کالج بہرہ پور بہار	۵ ،،
۷۹	میاں فتح محمد صاحب گولیکی گجرات	۲۴ ،،
۸۰	افتخار احمد صاحب ،، ،،	۶
۸۱	چوہدری فضل احمد صاحب ہیڈ ماسٹر بھکر	۲۰۴
۸۲	،، رحمت علی صاحب نمبر ۲ کرتو ضلع شیخوپورہ	۱۵۰ ،،
۸۳	مستری رحمت علی صاحب ،، ،،	۱۵-۸ ،،
۸۴	چوہدری برکت علی صاحب ،، ،،	۱۴ ،،
۸۵	،، سلطان احمد صاحب ،، ،،	۲۶۰ ،،

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مشرقی افریقہ میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ تبلیغ اسلام

متعدد اشخاص کا قبول اسلام، انفرادی اور اجتماعی طور پر تبلیغ۔ وسیع پیمانے پر لٹریچر کی اشاعت

(از مکرم محمد منور صاحب کسموں کینیا کالونی)

محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب قائم مقام امیر جماعت ہائے احمدیہ ورئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے کینیا اور ٹانگانیکا کے بعض حصوں کا دورہ کیا۔ افریقن وغیر افریقن احمدی احباب کو وصیت کرنے بقائے صاف کرنے اور مسجد ربوہ فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک کرتے رہے۔ مشن کے پریس کیلئے مشینری ڈھونڈ کر خریدنے کی خاص کوشش کرتے رہے۔ اروشہ اور ٹانگا میں خطبات جمعہ دئیے۔ احباب کے تعاون سے ۱۶۰۳ شلنگ مقامی ریزرو فنڈ جمع کیا۔ علاوہ ازیں آپ نے مختلف مقامات پر شرفاء سے مل کر انہیں جماعت کی اسلامی خدمات سے آگاہ کیا۔ پانچ تقاریر قیدیوں اور سکول کے طالبعلموں میں کیں۔ ۷۸۲ افراد تک اجتماعی وانفرادی طور پر پیغام حق پہنچایا۔ تقریباً ساڑھے نو سو میل سفر کیا۔ ۷۰ ٹریکٹ تقسیم کئے ۸۴ خطوط مقامی ومرکزی احباب کو تحریر فرمائے۔ دو افراد جناب چوہدری صاحب موصوف کے ذریعہ بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

نیروبی مشن

مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل انچارج نیروبی مشن نیروبی سے دس میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں سلسلہ تبلیغ تشریف لے گئے۔ اہالیان نے شوق سے آپ کی باتوں کو سنا اور ازدیاد علم کے لئے مختلف سوالات کئے۔ نیروبی شہر کا ایک حصہ افریقنوں کی رہائش کیلئے مخصوص ہے۔ اس میں بھی تبلیغی اغراض کے پیش نظر متعدد مرتبہ آپ کو جانے کا موقعہ ملا۔ پندرہ معزز اور تعلیم یافتہ افریقنوں کو تبلیغ کرنے کے بعد سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کیلئے پیش کیا۔ احمدیہ مسجد نیروبی میں تفسیر کبیر اور ازالہ اوہام کے درس کا سلسلہ جاری رہا۔ آٹھ احمدی مستورات اور چھ نوجوانوں کو قرآن شریف باترجمہ پڑھاتے رہے۔ آٹھ افریقنوں کو قاعدہ یسرنا القرآن کا سبق روزانہ دیتے رہے۔ برادرم مولوی صاحب افراد جماعت کی تعلیم وتربیت کی طرف خصوصیت سے متوجہ رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے مفید نتائج پیدا فرمائے۔ ٹکویو قبیلہ میں احمدیت کی اشاعت کے لئے جو کینیا کا سب سے بڑا اہم قبیلہ ہے ٹکیو زبان کے اسباق لیتے رہے۔

کسمو مشن

برادرم مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت ماہ زیر رپورٹ میں عموماً خراب رہی۔ تاہم آپ نے سات مقامات کا دورہ کرکے ۱۱۲ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ چند دن کیلئے ایک افریقن بھائی کے گھر میں قیام کرکے نو سامعین کو نماز کا سبق پڑھاتے رہے۔ مختلف مارکیٹوں میں زبانی تبلیغ کے ساتھ ساتھ ۱۱۷ اشتہارات بھی تقسیم کئے۔ کسمو جماعت کی میٹنگ میں شامل ہوکر عہدیداران کے انتخاب کرنے اور تبلیغ کے لئے پندرہ پندرہ دن وقف کرنے کے لئے کہا۔ ایک جماعت کو اپنی مسجد بنانے کی تحریک کی گئی تھی۔ ان کے بلانے پر آپ مسجد کی پیمائش اور قبلہ کی جہت کی تعیین وغیرہ کرنے تشریف لے گئے۔ لیکن سائیکل پر سفر کرنے کی وجہ سے گلے اور سینے کی سوزش میں اضافہ ہوگیا۔ اس مہینہ میں دو سو میل سے زائد سفر کیا۔

خاکسار کی توجہ زیادہ تر مساجد کے کام کی طرف رہی۔ دو نئی مساجد بنوائے اور ایک پرانی مسجد کی چھت بدلوانے کے لئے کئی مرتبہ ان مقامات پہ گیا۔ یوم التبلیغ کے متعلق افریقن احباب کو اطلاع دے کر ان کے ذمے کام سپرد کرکے خود کسمو شہر میں گیا اور وہاں کے احمدی احباب کو تیار کرکے ان کے ساتھ مل کر تبلیغ کی۔ افریقن احمدی احباب کے لئے یوم تبلیغ منانے کا یہ پہلا موقعہ تھا۔ مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ اور افریقنوں کے گھروں میں جاکر ان تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ خطبات جمعہ میں خاکسار نے ظاہری صفائی۔ نمازوں کی پابندی۔ مساجد کی تعمیر میں حصہ لینے اور انفاق فی سبیل اللہ کی تحریک کی۔ دو احمدی معلمین اور دو افریقن احمدی بچوں کو پڑھاتا رہا۔ گیارہ خطوط لکھے۔ مقامی ضروریات کے لحاظ سے پانچ تبلیغی ٹریکٹ لکھ کر محترم رئیس التبلیغ کی خدمت میں طباعت کیلئے ارسال کئے۔ ۵۴ افراد کو تبلیغ کی۔ دو نوجوان بیعت کرکے سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ اللّٰھم زِد فزِد

اروشہ مشن

مولوی عبدالکریم صاحب شرما نے چودہ مقامات کا دورہ کیا اور دو تقاریر کیں۔ ایک یونانی آبادکار کے گھر میں جاکر اس کی والدہ کی موجودگی میں اسے تین گھنٹے تبلیغ کی۔ افریقن ویلفیئر سنٹر کے انچارج سے مل کر اسے احمدیت کی حقیقت سے پوری طرح آگاہ کیا۔ اور سواحیلی اور انگریزی کی چند کتب اسے لائبریری میں رکھنے کے لئے دیں۔ جنہیں انچارج موصوف نے خوشی سے قبول کیا۔ محترم رئیس التبلیغ صاحب کے اروشہ تشریف لے جانے پر بعض افریقنوں کو چائے پر بلایا جنہیں آپ نے خطاب فرمایا۔ ریزرو فنڈ کی فراہمی پر بھی برادرم شرما صاحب نے آپ کی امداد کی۔ مجموعی طور پر ڈیڑھ صد افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ۱۶۰ میل سفر کیا اور ساڑھے چھ صد ٹریکٹ وکتب تقسیم کیں۔ تین مرتبہ جیل میں جاکر قیدیوں کو آسمانی بادشاہت کی خبر دی۔ سو۱۲ خطوط تحریر فرمائے۔

ٹانگا مشن

حکیم محمد ابراہیم صاحب فاضل ماہ نومبر کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ "درس قرآن کریم وکشتی نوح جاری رہا۔ یوم التبلیغ پر جماعت ٹانگا کے چار گروپ بناکر تبلیغ کی گئی۔ اور لوگوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ محترم چوہدری محمد الدین صاحب صدر جماعت نے ایک درجن کے قریب غیر احمدی معززین کو اپنے مکان پر دعوت چائے دی۔ ان میں سے بعض بمع فیملی مدعو تھے۔ خاکسار نے مسلمانوں کی ترقی وتنزل کی وجوہات پر آدھ گھنٹہ لیکچر دیا اور بتایا کہ مسلمان کس طرح اپنی کھوئی ہوئی شان وشوکت واپس لے سکتے ہیں۔ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کشتی نوح سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے علاوہ آپ نے پانچ تقاریر سواحیلی زبان میں کیں۔ کئی بار افریقن آبادی میں جاکر لوگوں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک درجن کے قریب انڈین وافریقن اصحاب دار التبلیغ میں تشریف لائے اور جاتے ہوئے تقسیم کرنے کے لئے کچھ لٹریچر ساتھ بھی لے گئے۔ ایک سابق ڈی۔ سی۔ ایک چیف اور گورنمنٹ افریقن سکول کے ہیڈ ماسٹر اور اساتذہ کو بھی لٹریچر دیا۔ مسجد ربوہ فنڈ میں حصہ لینے کی احباب کو تحریک کی ایک خادم کو [illegible] پڑھاتے رہے۔ جس نے خدا تعالیٰ کے فضل سے [illegible] ختم کرلیا ہے۔ ایک عیسائی نوجوان نے بیعت کی۔ الحمدللہ!

لنڈی مشن

گذشتہ مہینوں میں یہاں کے مسلمان شیوخ کی طرف سے بہت مخالفت کی جاتی رہی تھی۔ اس کے انسداد کیلئے مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر انچارج لنڈی پراونس کمنڈانی کے ایک شیخ احمد بن محمد کو ملنے گئے اور انہیں احمدیت کی تعلیم سمجھائی۔ لنڈی کے افریقن لوگوں نے ایک جلسہ کیا جس میں دور ونزدیک سے لوگ شامل ہوئے۔ برادرم مولوی صاحب نے ان میں سے بعض سمجھدار لوگوں کو تبلیغ کی اور لٹریچر دیا۔ متامبہ میں احمدی افراد کے پاس چند روز قیام کرکے ان کی تربیت فرماتے رہے۔ ایک احمدی معلم کو ایک انڈین کے پاس ملازم کرایا۔ امید ہے وہ جماعتی کاموں میں بھی مفید ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ

ٹبورا مشن

مکرم ادریس عبیدی صاحب ٹبورا سے تحریر فرماتے ہیں کہ اس ماہ میں انہوں نے حسب معمول جیل۔ ریلوے سٹیشن اور مضافات ٹبورا میں تبلیغ کرکے تقریباً پچاس افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ اور نوے ٹریکٹ تقسیم کئے۔ افریقن ویلفیئر افسر سے ملے۔ اور مشن کا دفتری کام بھی کرتے رہے۔ مشن کے پریس کے چلانے میں آپ نے بہت سا وقت صرف کیا۔ لیکن بعض مشینوں کے نہ ہونے کی وجہ سے کام کی رفتار بہت سست ہے اور تسلی بخش کام نہیں ہوسکتا۔

یوگنڈا مشن

مولوی نورالحق صاحب انور نے کمپالہ کے سفر میں کمپالہ کے ڈی۔ سی اور یوگنڈا کے پریذیڈنٹ سے ملاقات کی۔ موخرالذکر کو احمدیہ البم سے جماعت کی وسعت اور حالات سے آگاہ کیا۔ وہاں کے دو عربوں اور ایک افریقن مسلمان معلم کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور عربی رسائل پڑھنے کیلئے دئیے۔ ہز ہائی نس دی کباکا کنگ آف یوگنڈا دورہ کرتے ہوئے وہاں پہنچے۔ ان کی آمد پر مقامی چیف نے مولانا کو بھی مدعو کیا۔ آپ نے لائف آف محمد بطور ہدیہ پیش کی۔ ہز ہائی نس نے اس تحفہ کو شکریہ سے قبول کیا۔ بادشاہ کے سیکرٹریوں کو بھی تبلیغ کی گئی۔

دس عربوں کو سلسلہ کا عربی لٹریچر بھیجا۔ جنجہ کے پاکستانی مسلمانوں کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ترجمہ قرآن کریم انگریزی مطالعہ کیلئے دیا اور تبلیغ بھی کی۔

بالآخر تمام قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مشرقی افریقہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی حقیر مساعی کو بارآور فرمائے۔ آمین

جامعہ احمدیہ میں ایک تقریب

آنے والے مبلغینِ سلسلہ کے اعزاز میں دعوت

انسانی زندگی میں مسرت اور انبساط کے ایسے مواقع ضرور آتے ہیں۔ جن کا احساس نفسِ انسانی میں ایک فخریہ کیفیت پیدا کر دیا کرتا ہے۔ اور جن کی یاد آئندہ لمحات کے لئے بھی خوشکن اور مسرت افزا ہوا کرتی ہے۔ آج (۴ مارچ) کی تقریب بھی اساتذہ و طلبہ جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کے لئے یقیناً ایسی ہی حیثیت رکھتی تھی۔ جب کہ قریباً پانچ سال تک بلاد یورپ میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے بعد جامعہ احمدیہ کے جگر گوشے جو اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب مبلغ ثابت ہوئے ہیں۔ یعنی مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ۔ مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی سپین۔ اور مکرم مولوی غلام رسول صاحب مبلغ لندن واپس تشریف لائے۔ آپ کی کامیاب واپسی اور ہمارے بھائی مکرم محمدؐ ابراہیم عباس صاحب آف سوڈان کی تحصیل علم کے لئے آمد پر طلبہ اور اساتذہ کی طرف اظہارِ محبت و اخلاص کے لئے دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں سلسلہ کے بعض اور بزرگان کے علاوہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ اور حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب بھی شامل ہوئے۔ آنے والے احباب کی تواضع پھلوں اور چائے سے کرنے کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی صدارت میں نذیر احمد صاحب حیدر آبادی نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ عبد السلام صاحب ظافر اور محمود احمد صاحب میرپوری نے عربی اور اردو نظموں سے احباب کو محظوظ کیا۔ اور مرزا محمد لطیف صاحب اکبر نے آنے والے بزرگوں کی خدمت میں طلبہ کی طرف سے محبت بھرے جذبات کا اظہار کیا۔ اساتذہ کی طرف سے مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے عربی زبان میں آنے والے مہمان اور مبلغین کرام کو ان کی آمد پر اھلاً و سھلاً مرحبا کہتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی اور جامعہ کے سٹاف رلنبہ کی طرف سے دوبارہ اخلاص و تہنیت کا اظہار کیا۔

ان خطابات کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ نے تقریر کی۔ طلبہ اور اساتذہ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد آپ نے اپنے پیش آمدہ جستہ جستہ تبلیغی حالات بھی سنائے طلبہ اور اساتذہ کی طرف سے بعض استفسارات بھی کئے گئے۔ جس سے مزید دلچسپی پیدا ہو گئی۔ اسی طرح مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی اور مکرم مولوی غلام رسول صاحب نے تقاریر فرماتے ہوئے۔ چیدہ چیدہ تبلیغی حالات سنائے۔ اور حاضرین سے دعا کی درخواست کی ہمارے نئے آنے والے واقف زندگی بھائی مکرم ابراہیم عباس صاحب آف سوڈان نے عربی زبان میں تقریر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کہ انہیں یہ توفیق ملی۔ کہ وہ اسلام اور احمدیت کی صحیح تعلیم کے سیکھنے کے لئے مرکز میں آئے ہیں۔ اور دعا کی بہت درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اب یہ توفیق دے کہ وہ جلد علم دین کو حاصل کر کے اسے پھیلانے کے قابل ہو سکیں۔

اسی طرح مکرم مولوی عبد المغنی خان صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بھی تقاریر فرمائیں۔ جن میں آپ نے طلبہ و اساتذہ اور دیگر حاضرین کو نہایت مفید نصائح فرمائیں اور ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ کے اختتام پر حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ دعا کے بعد حاضرین نے آنے والے بھائیوں سے مصافحہ کیا۔ اور خوشی اور محبت کے عالم میں یہ تقریب ختم ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک (سیکرٹری اشاعت جامعہ احمدیہ احمد نگر)

حضرت حافظ جمال احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی مجاہدانہ وفات

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ)

حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ کو یہ توفیق ملی کہ وہ قریباً ربع صدی وطن سے دور اسلام کے علم کو بلند کرتے رہے اور انہوں نے اس میدان جہاد میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ اور طوبیٰ للغرباء کا مصداق بنے ماریشس جانے سے قبل بھی حافظ جمال احمد صاحب مجاہدانہ زندگی رکھتے تھے۔ اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں انہوں نے اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت شیریں لہجہ عطا فرمایا تھا۔ عالم اور حافظ قرآن تھے اور نہایت خوش الحانی سے تلاوت کیا کرتے تھے۔ مجھے حضرت حافظ صاحب کے ساتھ متعدد تبلیغی سفروں میں جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ سفر و حضر میں بہترین رفیق اور وفادار دوست تھے طبیعت میں بڑی قناعت تھی۔ اور تکلیف پر صبر کرنے کے عادی تھے جب کبھی ذرا بھی فراغت ہوتی۔ قرآن کریم پڑھتے رہتے۔ ایک دفعہ مجھے اور حضرت حافظ صاحب کو موضع ضلع شاہ پور جانے کا موقعہ ملا۔ راستہ میں ایک حصہ سفر اونٹ پر طے کرنا پڑا فجر کا وقت تھا۔ جنگل میں حضرت حافظ صاحب نے پُر درد لہجہ سے تلاوت قرآن کریم شروع فرمائی۔ ایک سناٹا چھا گیا۔ گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مجھ کہ کے احباب ہمارے اس سفر کا ذکر کرتے تھے۔ اس کے تھوڑے دن بعد ہی حضرت حافظ صاحب کی وفات کی خبر آ گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت حافظ جمال احمد صاحب نے ماریشس جانے کے بعد بھی سلسلہ خط و کتابت جاری رکھا۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت سے خاص خوشی ہوتی اور اسکی راہ میں قربانی سے مسرت محسوس ہوتی تھی۔ جب میں نے انہیں ان کے قادیان سے روانہ ہونے پر بٹالہ سے الوداع کہا تو وہ اگرچہ دار الامان کی جدائی سے مضطرب تھے۔ لیکن خدمت دین کی توفیق کے تصور سے خوشی غالب تھی۔ حضرت حافظ صاحب نے عیالداری کے باعث ہمیشہ درویشانہ زندگی بسر کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے بچوں اور جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین

معذرت

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

بعض دوست مجھے کہیں باہر جانے کے لئے فرمائش کرتے ہیں۔ ان سے عرض ہے کہ میری طبیعت آنکھوں کی معذوری کے سبب سفر کے قابل نہیں۔ اب میرا کام صرف دعا کرنا ہے۔ جو میں ربوہ میں رہ کر ہی کرتا ہوں۔ اب آپ براہ مہربانی مجھے ربوہ سے باہر جانے کی خواہش نہ کریں۔

(مفتی محمد صادق)

درخواست ہائے دعا

عاجز کی صحت کاملہ اور وسائل روزگار کے روز افزوں ترقیات کے لئے احباب جماعت دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں! (عبد الغفور خان احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی)

بندہ امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(طالب دعا۔ محمود احمد خان احمدی جماعت دہم ڈی۔ بی ہائی سکول منڈی وار برٹن ضلع شیخوپورہ)

میرا بھائی مبارک احمد خان اس سال ٹی آئی کالج لاہور سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے (خاکسار وسیم احمد خلیل خانپور ہزارہ)

ولادت:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم کیپٹن شمس الدین حفیظ صاحب آف بنگال کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے "داؤد" رکھا ہے۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو صحت عافیت اور نیکی کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے آمین

یہ نومولود حضرت چوہدری ابو الہاشم خان صاحب مرحوم کا نواسہ ہے (مفتی محمد صادق ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی چچی صاحبہ جناح ہسپتال کراچی میں بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (محمد صدیق احمد متصل کوٹھی جج صاحب بہادر نارووال)

خاکسار کے گھر مورخہ ۳/۵۰ بروز بدھ خداوند تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ اس کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار قریشی نور احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ قصور ضلع لاہور)

صنعتی وتجارتی اطلاعات

کتابوں کی درآمد!

حکومت پاکستان نے قانونی، طبی اور صنعتی کاموں میں استعمال ہونے والی کتب حوالہ کی درآمد کے لئے ۳۰ر جون ۱۹۵۰ء تک آزادانہ لائسنس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

پاکستانی مصنوعات کی معیار بندی

شیشہ سازی و کوزہ گری کی صنعتی مشاورتی کمیٹی نے صنعت میں یکسانیت اور عمدگی کو ترقی دینے کی ضرورت کے مدنظر ذیلی کمیٹیاں بنائی ہیں۔ تاکہ مصنوعات کی عمدگی جانچنے اور معیار قائم کرنے کے طریقے معلوم کریں۔

سیمنٹ پر برآمدی محصول نہیں ہے

حکومت پاکستان نے سیمنٹ کو برآمدی محصول سے مستثنیٰ قرار دے دیا ہے۔

پتھر کے کوئلہ کی قیمت

ناظم کراچی نے کراچی میں ہندوستانی پتھر کے کوئلہ (درجہ نمبر ۲) کی کھلی حالت میں زیادہ سے زیادہ قیمت ۵۵ روپے ۱۰ آنے فی ٹن مقرر کی ہے۔

معدنی نمک کی برآمد

کھیوڑہ کی کانوں کے معدنی نمک کی ایک بڑی مقدار پاکستان سے باہر بھیجنے کے لئے موجود ہے۔ جو لوگ نمک برآمد کرنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ ضروری کاغذات کے ہمراہ وزارت غذا و زراعت کراچی کو درخواست بھیجیں۔

شام اور لبنان میں تجارتی اختلاف سے

طرابلس کے تاجروں کو پریشانی

دمشق ۱۰ر مارچ۔ طرابلس کے تاجروں کی ایک جماعت ہرمز ہو گئی اور وہاں اپنے ساتھیوں اور گماشتوں سے اس امر پر غور کرنے کے لئے کئی ملاقاتیں کیں کہ لبنان اور شام کے درمیان معاشی پھوٹ کا دونوں تجارتی مرکزوں پر کیا اثر پڑیگا۔ عام لوگوں کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے طرابلس کے ایک تاجر نے اسٹار کو بتایا کہ اگر شام اور لبنان کے درمیان عصبہ داری ختم ہو گئی۔ تو طرابلس کی تجارت بیٹھ جائے گی اور طرابلس کے تاجروں کے پاس اس کا واحد حل یہ ہوگا کہ وہ لبنان سے بالکل چلے جائیں۔

طرابلسی تاجروں کی ایک اور جماعت لبنان اور شام کے درمیان تجارت کے بارے میں گفتگو کرنے کے لئے شام کے تجارتی مرکزوں کا دورہ کرے گی۔ (اسٹار)

۲ اور ساڑھے آٹھ بجے شب سے ۱۰ بجے شب تک پاکستان (سٹینڈرڈ ٹائم) مراسلت ہوں گی۔

موٹے اناج کی آزادانہ نقل و حرکت

موٹا اناج مثلاً جوار۔ باجرہ۔ مکئی اور جو اب آزادی کے ساتھ مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان بھیجا جاسکتا ہے۔

جاپان کی تجارتی ایجنسی

پاکستان میں جاپان کی ایک سمندر پار ایجنسی قائم ہوگی۔ جو جاپان کے تجارتی مفاد کی نگرانی کرے گی۔

بنولوں کی درجہ بندی

حکومت پاکستان بنولوں کی برآمد کے معاہدے کر رہی ہے۔ تاجروں کو بنولوں کی عمدگی قائم رکھنے میں حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے

برٹش کونسل کی جانب سے وظیفے

برٹش کونسل نے اعلان کیا ہے کہ مستند پاکستانیوں کو برطانیہ میں تعلیم پانے کے لئے چند وظیفے دیئے جائیں۔ ان وظیفوں کے لئے وہ لوگ درخواست دے سکتے ہیں۔ جن کے پاس ڈاکٹری جراحی تعلیم یا انجینئری وغیرہ کی ڈگری ہے۔

پاکستان اور ایران کے درمیان براہ راست تار

ایران و پاکستان کے درمیان یکم مارچ ۱۹۵۰ء سے براہ راست تار کی ترمیم شدہ شرح کے مطابق عام تاروں کی فیس آٹھ آنے فی لفظ اور پریس تاروں کی فیس ۳ر فی لفظ ہو گئی ہے

پاکستان میں مصنوعی کھاد کا کارخانہ قائم ہوگا

حکومت پاکستان نے بلجین فرٹیلائزر مشن کو پاکستان میں مصنوعی کھاد کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے امکانات کی تحقیقات کرنے کے لئے مدعو کیا تھا۔ مشن مذکور نے پورے پاکستان کا مکمل جائزہ لیا ہے۔ اور اس کی آخری رپورٹ تین چار ماہ کے عرصہ میں تیار ہو جائے گی۔

مشنری وغیرہ کی درآمد کرنے والوں کو ہدایت

جو فرمیں برطانیہ سے مشنری کا آرڈر دے چکی ہیں یا آرڈر دینے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ انہیں ڈائریکٹر ترقی (انجینئرنگ) شعبہ رسد و ترقی کو اپنے نام۔ پاکستان میں سامان لے جانے والوں کے نام۔ برطانیہ میں صنعت کاروں کے نام وغیرہ کی تفصیلات جلد از جلد بھیجدینی چاہئیں۔

پاکستان اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان براہ راست ٹیلیفون

پاکستان اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان براہ راست ریڈیو ٹیلیفون سرکٹ قائم ہوگیا ہے۔ اس سرکٹ کے ذریعہ ۲ بجے سہ پہر سے ۴ بجے سہ پہر تک ...

وعدہ بیعت جلد بھجوائے جائیں

(۲)

نمبر شمار	نام جماعت وعدہ کنندہ	تعداد افراد وعدہ کنندگان	تعداد وعدہ ہار بیعت
	ضلع لاہور		
۴۵	باغبانپورہ	۸	۱۰
۴۶	جوڑہ سیالاں	۲۰	۲۶
۴۷	ہڈیارہ	۶	۷
		۳۴	۴۳
	ضلع ملتان		
۴۸	چک نمبر ۵۲۳	۷	۸
۴۹	چک ۱۹۱ الف محمود آباد	۱۴	۱۵
		۲۱	۲۳
	سندھ		
۵۰	محمد نگر	۲	۲
۵۱	چک ۲۰۰ الف	[illegible]	۶
۵۲	محمد آباد	۱۹	۲۰
		۲۷	۲۸
۵۳	صدر گھوگھیر مع ننگمہ نبگلہ قاضی والہ	۱۸	۱۴
۵۴	زیارت بہاولپور	۱	۳
۵۵	پنڈ داد نخاں ضلع جہلم	۴	۸
۵۶	کوٹ فتح خاں ضلع اٹک	۴	۴
۵۷	مظفر گڑھ	۲	۴
۵۸	پنڈوری براستہ راولپنڈی	۷	۷
۵۹	کہوٹہ ضلع راولپنڈی	۵	۶
		۴۳	۴۷
	ضلع گجرات		
۶۰	چک سکندر	۱۶	۱۶
۶۱	شادیوال مع لجنہ	۴۷	۸۳

نمبر شمار	نام جماعت وعدہ کنندہ	تعداد افراد وعدہ کنندگان	تعداد وعدہ ہار بیعت
۶۲	اسماعیلہ	۱۴	۱۴
۶۳	دھیرکے کلاں مع لجنہ	۱۰۸	۱۰۸
۶۴	کھوکھر غربی	۱۶۵	۱۶۵
۶۵	چوکنا نوالی	۱۶	۱۶
۶۶	ترکھا	۳	۲
۶۷	سدوکے	۲۳	۳۰
۶۸	دھمرداد	۲۱	۲۲
۶۹	لنگے	۱۴	۲۳
۷۰	سعد اللہ پور	۳۱	۳۴
		۲۹۰	۵۱۵

درخواست دعا

میرے سسر قاضی عبدالرحمٰن صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور میری اہلیہ بنت قاضی عبدالرحمٰن صاحب اور ان کا بھائی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے حق تعالیٰ شفاء عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار رشید احمد قریشی)

پاکستان اور ایران کے درمیان ریلوے لائن قائم کی جائے گی

لنڈن ۱۰ مارچ۔ مشرق وسطی کے اسلامی ملکوں کے درمیان نقل و حمل کے سلسلہ قائم کرنے کا اہم سوال شاہ ایران کے دورہ پاکستان سے پھر سامنے آگیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت پاکستان علاوہ دیگر معاملات کے پاکستان اور ایران کی ریلوں کے سلسلہ کو ملانے کے فوائد پر شاہ ایران سے گفتگو کر رہی ہے۔ یہ معاملہ ایران کے سات سالہ منصوبے میں شامل ہے۔ اور یہ تمام مسلمانوں کے لئے سفر کی سہولتوں میں اضافے کا باعث ہوگا۔ کراچی کے نامہ نگاروں کا کہنا ہے کہ مغربی پاکستان کی ریلوں اور سڑکوں کی مجوزہ منصوبہ بندی کے ماتحت کراچی اور خشکی کی راہ سے ایران بھیجا جائے گا (اسٹار)

ایران میں تیل کی دریافت

طہران ۱۰ مارچ۔ یہاں اطلاع ملی ہے کہ بلوچستان اور کرمان کے کچھ علاقوں میں تیل مل گیا ہے یہ دونوں علاقے اس منطقے سے باہر ہیں جو انگلو ایرانی آئل کمپنی کے سپرد ہے۔ اور یہاں ایرانی آئل کمپنی کی طرف سے تلاش کی جاری تھی۔ اس کمپنی نے سوئٹزرلینڈ کے آٹھ ماہروں کی خدمات حاصل کی ہیں۔ ان کی سرکردگی مشہور ماہر ارضیات پروفیسر ہیم کر رہے ہیں۔ طہران آنے پر شاہ ایران نے پاکستان کے سرکاری دورے پر روانہ ہونے سے پہلے ان ماہروں کو شرف باریابی بخشا تھا۔ (اسٹار)

شام کا نیا آئین

دمشق ۱۰ مارچ۔ نئے آئین کا مسودہ تیار کرنے کے لئے جس کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی تھی۔ اس نے ۱۳ دفعات تیار کر لی ہیں جن کو عام کمیٹی کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔ اسٹار کے نامہ نگار نے دفعات کا مسودہ دیکھا ہے۔ وہ دو نہایت اہم دفعات کی اطلاع دیتا ہے۔ دفعہ نمبر ۱ باوجود اس حقیقت کے کہ شام ایک آزاد جمہوری ملک ہے۔ وہ عرب قوم کا ایک جزو ہے۔ دفعہ ۲۔ اسلام ریاست کا مذہب ہے لیکن تمام دیگر مذاہب کی عزت اور حرمت برقرار رکھی جائے گی۔ قانون کے نزدیک تمام شامی برابر ہیں۔ اور ان کے پورے شہری اور سیاسی حقوق حاصل ہوں گے۔ مذہب کی بنا پر کوئی تفریق نہ ہوگی (اسٹار)

فرانسیسی مراکش میں جوٹ کی برآمد

پیرس ۱۰ مارچ۔ ریذیڈنسی کے مجریہ اور آج یہاں شائع شدہ ایک فرمان کے مطابق آئندہ سے فرانسیسی مراکش میں جو اشیاء بلا لائسنس درآمد کی جائے گی۔ ان میں خام جوٹ۔ خام روئی اور خام تمباکو بھی شامل ہیں۔ درآمد کرنے والے مراکشی تاجران اشیاء کو برآمد کرنے والے ممالک سے آزادانہ طور پر خرید سکیں گے۔ (اسٹار)

روس کی طرف سے شام کو معاہدہ کی پیشکش

روم ۱۰ مارچ۔ اب اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ دمشق میں روسی وزیر ایم سولاد نے شام اور لبنان کے سامنے آہنی خطوط پر امریکہ کے ساتھ معاہدہ دوستی کی تجویز کی تھی۔

اطلاع ملی ہے کہ شام کا جواب یہ تھا کہ وہ روس یا امریکہ میں کسی کے ساتھ معاہدہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ (اسٹار)

سمندر میں یہودیوں کا تعاقب

بیروت ۱۰ مارچ۔ کچھ ماہی گیروں نے سیدون کے ساحل کے قریب سمندر میں دس ٹن کے ایک عبرانی اسٹیمر کو دیکھا۔ جوان کے خیال میں دو سو یہودیوں کو "اسرائیل" لے جا رہا تھا سیدون سے واپس آنے پر انہوں نے اس کی اطلاع بندرگاہ کے افسر کو دی۔ جس نے دو ساحلی محافظ کشتیوں کو حکم دیا کہ وہ اس جہاز کا پیچھا کریں اور اس کو واپس آنے کا حکم دیں۔ حکم کی پرواہ کئے بغیر جہاز جنوب کی طرف چلتا رہا اور بالآخر اسرائیلی سمندر میں داخل ہوگیا وہاں پہنچنے پر تعاقب ختم کر دیا گیا۔ ساحلی محافظوں نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے ایک سو میٹر کے فاصلے سے اسٹیمر پر گولی چلائی۔ مگر بظاہر اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ (اسٹار)

ترکی اطالوی معاہدہ

لنڈن ۱۰ مارچ۔ اطلاع مظہر ہے کہ اس ماہ کے آخر تک ترکی اور اطالیہ کے درمیان دوستی تجارت اور جہاز رانی کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ افواہ تھی یہ معاہدہ ایک بحیرۂ روم معاہدہ کا پیش خیمہ ہے۔ لیکن یہاں اس افواہ کی تردید کر دی گئی ہے۔ اس معاہدہ پر ترکی وزیر خارجہ مسٹر صادق کی آمد کے موقعہ پر روم میں دستخط ہوں گے۔ توقع ہے کہ یہ معاہدہ ۱۹۲۸ء میں دونوں ملکوں کے درمیان ہونے والے معاہدہ کی جگہ لے گا۔ دو سال قبل جس کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ (اسٹار)

دمشق ۱۰ جنوری حکومت شام کی وزارت دفاع نے وزارت خارجہ سے درخواست کی ہے کہ وہ ایک اطالوی فضائی تربیت کے کالج میں شامی فضائیہ کے دس افسروں کو ابتدائی تعلیم دینے کیلئے قبول کرنے کیلئے حکومت اٹلی سے بات چیت کرے۔ (اسٹار)

اریٹریا کے مستقبل کا فرقہ وارانہ بنیاد پر فیصلہ کیا جائے گا؟

لنڈن ۱۰ مارچ۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم اسمارا رقمطراز ہے کہ ابھی تک اقوام متحدہ کے کمیشن کی سماعت سے یہ بات ثابت ہوتی نظر آتی ہے کہ اگر سابق اطالوی نو آبادیات کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا معاملہ وہاں کے باشندوں پر چھوڑ دیا گیا۔ تو پھر اس کا تصفیہ فرقہ وارانہ بنیاد پر کیا جائے گا۔ اکثر عیسائی باشندے حبش سے الحاق کے خواہاں ہیں۔ اور اکثر مسلمان باشندے حبش میں شامل ہونا نہیں چاہتے۔

کل ۱۰ لاکھ باشندوں میں سے آبادشدہ ۲۵ ہزار باشندوں کو یقین ہے کہ حبش کی حکومت کا مطلب اگر مذہبی مظالم نہیں تو مذہبی عدم رواداری تو ضرور ہوگا۔ اخبار مذکور کا نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ مسلمان اور اطالوی باشندے دونوں حبش کو پسماندہ اور اس کی حکومت کو پولیس کی حکومت تصور کرتے ہیں (اسٹار)

باغبانی زندگی گذارنے کا سلیقہ سکھاتی ہے

کراچی ۱۰ مارچ ۔ آج سہ پہر باغبانی کی سوسائٹی کے زیر اہتمام پھولوں کے اودگو کی ایک نباتاتی نمائش میں تقریر کرتے ہوئے ہزایکسیلینسی گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین نے فرمایا۔ باغبانی زندگی گذارنے کا سلیقہ سکھاتی ہے مجھے خوشی ہے کہ گو اس سوسائٹی کو قائم ہوئے صرف ۵ ماہ ہوئے ہیں۔ اس نے ۲۰۰ مختلف قسم کے پھولوں کے پودے وغیرہ جمع کر لئے ہیں۔ آپ نے کمیٹی کی اس تجویز کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت کی طرف سے اس کی کوئی ۔۔۔ کی جائے۔ ہز ایکسیلینسی حضور گورنر جنرل نے فرمایا۔ حکومت اس پر غور کرے گی پیشتر ازیں حکومت پاکستان کے وزیر خوراک آنریبل پیرزادہ عبدالستار نے جو کمیٹی کے صدر بھی ہیں۔ علاقائی پودوں اور پھولوں کو محفوظ کرنے پر زور دیا۔

جڑے ہوئے بچوں کو الگ کرنے کی اپیل

سڈنی ۱۰ مارچ ۔ تسمانیہ کی ایک ماں نے ڈاکٹروں سے اپنے چار روزہ جڑے ہوئے بچوں (لڑکیوں) کو الگ کرنے کی اپیل کی ہے۔ اس کے بچے اور ہیں یہ لڑکیاں میرے پاس ایک ہڈی سے جڑی ہوئی ہیں لیکن ڈاکٹروں کو یہ یقین ہے۔ کہ ان کے دماغ بالکل الگ الگ ہیں۔ کیونکہ وہ دونوں اپنی اپنی آنکھیں خود مختارانہ طور پر کھول سکتی ہیں ڈاکٹروں نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا ہے۔ کہ آیا الگ کرنے والا اپریشن ممکن بھی ہوگا یا نہیں۔ (اسٹار)

سونے کی قیمتوں میں غیر معمولی کمی!

نیویارک ۱۰ مارچ ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یہاں سونا فروخت کر رہے ہیں۔ اور چینی کمیونسٹ اسے خرید رہے ہیں۔ جبکہ عالمی بازاروں میں قیمتیں گر گئی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ چینی کمیونسٹ ایجنٹ چھوٹے سکے اور سونے کی سلاخیں $38\frac{3}{4}$ سے $39\frac{1}{4}$ ڈالر تک فی اونس کے حساب سے خرید رہے ہیں۔ اور پیرس اور برلن میں روسی طلائی ۱۳۔۱۹۱۲ء کے گھوڑے والے ۲۰ مارک کی قیمت کے جرمن سکے فروخت کر رہے ہیں۔ اس وقت طنجہ میں سونا سب سے زیادہ سستا ہے۔ وہاں اس وقت سونے کی قیمت $35\frac{1}{4}$ ڈالر فی اونس ہے۔ جبکہ سنگاپور میں سب سے زیادہ مہنگا ہے۔ وہاں کی قیمت ۳۷ ڈالر فی اونس ہے۔

ہانگ کانگ کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ہندوستان اور یورپ کے لئے بھی برآمد کے بہتر امکانات کی وجہ سے سونے کے حقیقی سودے سے پہلے فروخت (Forward) زیادہ نہیں ہو رہی ہے۔ (اسٹار)

بقیہ صفحہ (۲)

رہے تھے۔ ایک شخص نے مولینا سے یہ فتوی پوچھا۔ کہ سرکار انگریزی پر جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں مولینا نے فرمایا کہ ایسی بے رو و ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے۔ اس وقت پنجاب کے سکھوں کا ظلم اس حد کو پہنچ گیا ہے۔ کہ ان پر جہاد کیا جائے۔" (سوانح احمدی مذکور ص ۵۷)

نعیم صاحب ملاحظہ فرمایئے جس وجہ سے آپ حضرت مرزا مرحوم اور مسیح موعود علیہ السلام پر "مجدد" کا الزام لگاتے ہیں ۔۔۔ عرصہ میں خدا جانے کیا کچھ فرما گئے ہیں وہی وجہ آپ کے ممدوحین میں بھی پائی جاتی ہے۔ اگر سید احمد اور شاہ اسمٰعیل شہید کو نبوت مل جاتی اور جیسا کہ آپ کے خیال میں اگر ملتی تو ان کو ملنا چاہیے تھی۔ تو فرمایئے آپ کے معیار نبوت کی بلندی فی الحال تو انہی بزرگوں تک پہنچی تھی نا۔ آپ کے خود ساختہ اصول کے مطابق تو یہ بزرگ بھی "متجدد" ہی ثابت ہوتے ہیں۔ اور آپ کے تمام شنز اولی الامر سمیت ان کے خلاف بھی ہیں ؎

ناوک نے ترے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

نعیم صاحب سچی بات تو یہ ہے کہ آپ کے معیار نبوت کی پستی و بلندی تو محض ایک ادیبانہ پیچ اور جاہلی دانشمندی کا فریب ہے۔ اصل چیز وہی ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ یحسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون (باقی)